بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✤ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

اِنّ اللہ قد صاح لکم وقت مسیحہ ومازکی من بعلہ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلہ

چھپ گیا ہم با نو گرائی چیا در قادیان میں	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۲۸	دوا ہمیں۔ شفا ہمیں۔ غرض دار الامان ہمیں
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۰	۴ ربیع الثانی ۱۳۲۳ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات ۸۔ جون ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۸
ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ۔	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود ۵ سے ۱۰ سالانہ عطا کرتے ہیں۔ عام قیمت سالانہ ۲ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرمادیں۔ وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر بدر۔ قادیان۔ اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولش کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایماۓ بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
تقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت اوہدایت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدم و دوری آنہا روشن جہان

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکرش مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارش کند از اشقیا است
نزد ما کافر است خسران دیدہ ست

شرائط بیعت

دس

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے۔ کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے۔ شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوئم یہ کہ جھوٹ اور زناکاری اور بدنظری اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنا دیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو کلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ

فہرست مضامین

خدا کی تازہ وحی

۹ - جون ۱۹۰۵ء - انّی معک و مع اھلک و مع کل من احبّک - میں تیرے ساتھ ہوں - اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں - اور ان سب کے ساتھ ہوں - جو تجھ سے پیار کرتے ہیں

۱۳ - جون ۱۹۰۵ء - صبح - ایک کاغذ دکھایا گیا - جس پر پانچ سطریں لکھی ہوئی تھیں - ان کو نہ نظم کہہ سکتے ہیں - نہ نثر کچھ ملا جلا سا تھا - وہ کاغذ میرے ہاتھ میں دیا گیا میں نے پانچوں سطروں کو پڑھا - مگر اُٹھتے اُٹھتے ایک سطر یاد رہی اور وہ اس طرح تھی -

تو در منزل ما چو بار بار آئی ‡ خدا ابر رحمت ببارید یا نے

اس کے معنے دونوں طرح ہو سکتے ہیں - ایک تو یہ کہ کیا خدا نے ابر رحمت برسایا - یا نہ برسایا - یعنی ضرور برسایا - اور دوسرا یہ لفظ ابر رحمت خدا کا بدل ہو - اور اس طرح یہ معنے ہونگے کہ خدا ہی خود ابر رحمت ہے - کیا وہ برسایا نہ برسا

اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ جو انسان بار بار دُعا کرتا ہے - گویا خدا کے گھر میں جاتا ہے - اور آخر کار خدا اس کی سنتا ہے -

ڈائیری

۳ - جون ۱۹۰۵ء عاجز راقم کی لڑکی سعیدہ بیگم بعمر تین سال آٹھ ماہ بعارضۂ ام الصبیان فوت ہوئی - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمعہ جماعت باغ میں جنازہ پڑھا - اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا

اولاد جو پہلے مرتی ہے - وہ فرط ہوتی ہے - حضرت عائشہ رضی نے رسول کریم سے عرض کی تھی - کہ جس کی کوئی اولاد نہیں مرتی وہ کیا کرے گا - فرمایا - میں اپنی اُمت کا فرط ہوں - فرمایا آپ صبر کریں - اللہ تعالے چاہے گا - تو اس کے عوض میں لڑکا دے گا - صبر تو خواہ مخواہ کرنا ہی پڑتا ہے - لڑکیوں کے معاملات بھی مشکل ہوتے ہیں - الخیر فی ما وقع

فرمایا - لفظ انشاء اللہ تعالے کہنے میں انسان اپنی کمزوری کا اظہار کرتا ہے - کہ میں تو چاہتا ہوں - کہ یہ کام کروں - لیکن خدا نے توفیق دی - تو امید ہے - کہ کر سکوں گا "

فرمایا - جس طرح بہت دھوپ کے ساتھ آسمان پر بادل جمع ہو جاتے ہیں - اور بارش کا وقت آجاتا ہے - ایسا ہی انسان کی دعائیں ایک حرارت ایمانی پیدا کرتی ہیں اور پھر کام بن جاتا ہے - نماز وہ ہے - جس میں سوزش اور گدازش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ انسان خدا کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے - جب انسان بندہ ہو کر لا پرواہی کرتا ہے - تو خدا کی ذات بھی غنی ہے - ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے - جب تک اُس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے - ایمان کی جڑ بھی نماز ہے - بعض بے وقوف کہتے ہیں - کہ خدا کو ہماری نمازوں کی کیا حاجت ہے - اے نادانو! خدا کو حاجت نہیں - مگر تم کو تو حاجت ہے - کہ خدا تمہاری طرف توجہ کرے - خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہو جاتے ہیں - نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے - اور ذریعہ حصول قرب الٰہی ہے

فرمایا - یہ اخبار (الحکم و بدر) ہمارے دو بازو ہیں - الہامات کو فوراً ملکوں میں شائع کرتے ہیں اور گواہ بنتے ہیں

فرمایا - روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں - روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے - نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتی ہے - اس واسطے وہ افضل ہے - روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں - مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے - لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے - اس میں کوئی شامل نہیں -

۱۱ - جون ۱۹۰۵ء - فرمایا - ایک شخص نے اعتراض کیا ہے - کہ زلزلے کے واسطے جب تک تاریخ نہ ہو - تب تک یہ پیشگوئی کچھ نہیں -

فرمایا - اس کا جواب یہ ہے - کہ اللہ تعالے نے اس کے متعلق فرمایا ہے - کہ بغتۃً - یعنی یہ واقع اچانک ہونے والا ہے - جب کہ کسی کو بھی خبر نہ ہوگی - اس واسطے اب تاریخ کا سوال بے فائدہ ہے - اللہ تعالے اگر تاریخ بتلا دے - تو یہ امر پہلے الہام کے مخالف ہوگا - علاوہ اس کے خدا چاہتا ہے کہ نیکوں کو بچائے اور بدوں کو ہلاک کرے اگر وقت اور تاریخ بتلائی جائے - تو ہر ایک شریر سے شریر اپنے واسطے بچاؤ کا سامان کر سکتا ہے - اگر وقت کے نہ بتلانے سے پیش گوئی قابل اعتراض ہو جاتی ہے - تو پھر تو قرآن شریف کی تو پیش گوئیوں کا بھی یہی حال ہے - وہاں بھی اس قسم کے لوگوں نے اعتراض کیا تھا - کہ متی ھذا الوعد - یہ وعدہ کب پورا ہوگا - ہمیں وقت اور تاریخ بتلاؤ - مگر بات یہ ہے - کہ وعید کی پیش گوئیوں میں تعین نہیں ہوتا - ورنہ کافر بھی بھاگ کر بچ جاتے

فرمایا - ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے - کہ حوادث اور زلزلہ تو آیا ہی کرتے ہیں - پھر یہ پیش گوئی کیا ہوئی - قیامت تک زلزلہ اور حادثہ تو کوئی نہ کوئی آتے ہی گا - اس کا جواب یہ ہے - کہ اس پیش گوئی میں صریح الفاظ ہیں - کہ یہ امر ہماری تائید میں اور ہماری زندگی میں ہونے والا ہے - جس کو اس زمانہ کے لوگ دیکھیں گے - اور پھر تخصیص یہ ہے - کہ یہ حادثہ ایسا سخت ہوگا - جس کو نہ کسی نے پہلے دیکھا - نہ سنا

فرمایا - ایک اور اعتراض یہ کیا جاتا ہے - کہ عفت الدیار محلھا و مقامھا - ایک کافر کا شعر ہے - جو آپ کو الہام ہُوا - تو پھر یہ معجزہ کس طرح سے ہُوا - تو اس کا یہ جواب ہے - کہ اوّل تو خود قرآن شریف کی آیات مثلاً فتبارک اللہ احسن الخالقین قبل وحی قرآن کے دوسروں کے مُنہ پر یہ الفاظ جاری ہوتے - چنانچہ یہی بات ان بد بختوں کے واسطے موجب ارتداد ہوئی دوم - یہ الفاظ جس شاعر کے ہیں - وہ کافر نہ تھا - بلکہ مسلمان ہو گیا تھا - سوم - اصل بات یہ ہے - کہ یہ الفاظ جب تک ایک شاعر کے شعر کے طور پر تھے - تب تک اُن میں کوئی معجزہ نہ تھا - لیکن جب خدا نے اپنی وحی کے لئے ان کو استعمال فرمایا - تب یہ معجزہ بن گئے - پہلے تو یہ ایک گذشتہ قصہ تھا مگر اب کلام الٰہی اور ایک پیش گوئی اور معجزہ بن گیا

فرمایا - کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں میں کچھ اشعار لکھ رہا تھا - اور گھر سے قریب ہی سوئے ہوئے تھے - کہ اچانک وہ اُٹھے - اور انکی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے ؎

صوفیا سب سچ ہے تیری تراہ تیری تراہ ‡ ہم نے اس الہامی مصرع کو بھی ان اشعار کے درمیان درج کر دیا ہے

کسی نے ذکر کیا ہے - کہ عیسائیوں نے تثلیث پر چند نئے رسالے لکھے ہیں - اور اب تثلیث کا نام ثالوث رکھا ہے - فرمایا - یہ زمانہ ہی ان کے ثالوث کا فیصلہ کر جائے گا

کچھ تبرکات کا ذکر تھا - فرمایا - تبرکات کا ہونا مسلمانوں کے آثار میں پایا جاتا ہے - رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے بال ایک شخص کو دئے تھے - ہمیں الہام ہوا ہے - کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے -

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے ۲ - جون ۱۹۰۵ء کو باغ مین پڑھا

اسلام کو دیگر مذاہب پر کیا فوقیت ہے

چند روز سے حضرت کے اہل بیت کی طبیعت ناساز تھی - بہت کرب اور تکلیف تھی - بخار بھی تھا - سردرد بھی اور دیگر عوارض بھی تھے - اب بفضل الٰہی آرام ہے - کل حضرت فرماتے تھے - کہ اس قدر تکلیف اور گھبراہٹ کے وقت جب کہ کوئی دوائی فائدہ نہ دیتی تھی - میں دعا کی طرف متوجہ ہوا - دعا کرتا تھا - کہ الہام ہوا - اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْن - تحقیق میرے ساتھ میرا رب ہے - اور قریب ہے - کہ وہ مجھے راہ دکھلائے گا - فرمایا - اس الہام کے ہوتے ہی میرے دل میں پڑا - کہ اب تک علاج کا راستہ درست نہ تھا - اب اللہ تعالیٰ علاج کے واسطے صحیح راہ تبلادے گا - چنانچہ اسی وقت دل مین یہ بات ڈالی گئی - کہ جگر میں کچھ نقص معلوم ہوتا ہے - اس طرف توجہ کرنی چاہیئے - اس سے پہلے تشخیص درست نہیں ہوئی - چنانچہ مولوی صاحب کے ساتھ ذکر کیا گیا - انہوں نے اسی وقت ایک نسخہ تجویز کیا - جگر پر ضماد کیا - تو خدا تعالیٰ نے فوراً آرام کر دیا - اور ایسی راحت ہوئی - کہ پہلے کسی دوائی سے نہ ہوئی تھی - اس طرح خدا تعالےٰ کی تازہ وحی ہم روز سنتے ہین - اور اس کو پورا ہوتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں رات دن خدا تعالےٰ کے بڑے بڑے فضل نمودار ہو رہے ہین - اس وقت سے میرے دل میں ایک اثر ہے - اور میں دیکھتا ہوں - کہ باوجود ان بیماریوں اور تکلیفوں کے جن میں مَیں رات دن گرفتار ہوں - اپنے ایمان میں ایک سرور اور دل میں ایک تازگی پاتا ہوں - اس زندگی میں اصل مقصود خدا تعالےٰ کا پانا - اور اس کی رضا کا حاصل کرنا ہے - لوگوں نے اس کے بڑے بڑے مجاہدے اور ریاضتیں ایجاد کئے مگر وہ ایک اور حقیقی بات جو کل تمام منازل سلوک طے کرا کر اس مقام مطلوب تک پہنچا دے - وہ ایک ہی تھی یعنی خدا تعالےٰ کے مکالمہ سے مشرف ہونا یا ایسے برگزیدہ انسان کی معیت اختیار کرنا جو متکلم اللہ ہو - مگر بد قسمتی سے اس اصل محکم کو ترک کیا گیا - علماء کے کلام نے علم کلام کی کتابوں میں اور حامیان دین نے عقائد کی کتابوں میں ہو (دیکھو عقائد نسفی اور اس کی دقائق) اس سے انکار کر دیا - کہ الہام بھی کوئی حجت ہو سکتا ہے - اور کوئی بحث اس پر نہیں کی - کہ کوئی شخص خدا کے مکالمہ سے مشرف ہو سکتا ہے مفسّرین کا گروہ بھی محجوبوں کا گروہ ثابت ہوا - ان میں کوئی بھی اس طرف نہیں گیا - کہ انعمت علیہم کے معنے ہی کیا ہیں انہی پر کثافت پر کدورت پر حجاب کتابوں کا تدارس اور رواج ہوا - اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا - کہ قوم کی قوم بگڑ گئی - اور ان کے ہاتھ میں خشک بے ثمر ایمان رہ گیا - اہل اللہ کی کتابوں اور ملفوظات کی طرف تھوڑے لوگوں نے توجہ کی - آج یہ شور قیامت جو مرسل اللہ کے خلاف برپا ہے - ان ہی نامعقول کتابوں کے مطالعہ اور تدریس کا نتیجہ ہے - ان دنوں مین مخالفان اسلام - یہود و نصاریٰ اور ملاحدہ کے ساتھ علماء نے بحثیں بھی کیں - مگر اکثر بنا ان کی بحثوں کی الزامی جوابوں یا خشک جوابوں پر تھی - اصل مابہ الامتیاز اور امر فارق بین الاسلام والباطل کسی نے پیش نہیں کیا یہ کبھی کسی نے نہ کہا - کہ اسلام کے برکات سے ہے - کہ انسان قرآن کریم کے خدا سے ہمکلامی کا شرف پاتا ہے - یہ

عجیب اصل ہمارے امام علیہ السلام نے پیش کی ہے جس سے باطل کا استیصال کر دیا ہے - میں قربان جاؤں قرآن شریف پر - اللہ اس کی نظم پر - کہ اس کا نور عجیب باتوں کی طرف راہ نمائی کرتا ہے - ایک سورۃ فاتحہ کو دیکھو - اور اس کی نظم کی طرف دھیان کرو - اور اس دعا کی طرف توجہ کرو جو ہم کو سکھلائی گئی ہے - کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم - یعنی وہی برکات اور ثمرات ہمیں بھی عطا فرما - جو تو اُن لوگوں کو عطا کر چکا ہے - جن کو پہلے تو نے انعام عطا فرمائے - قرآن شریف میں یہ دعا کیوں سکھلائی گئی تھی - اسی واسطے کہ ہر زمانہ میں خدا کے وجود کو خدا کے کلام کے ساتھ ثابت کیا جائے دنیا اس اصل کو جو تمام انبیاء کی نبوّت اور رسالت کا خلاصہ اور لب لباب تھا - بالکل بھول گئی تھی - بلکہ اس کو ایک ناممکن امر سمجھا گیا تھا - درحقیقت کس قدر احسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسلام اور مسلمانوں پر ہے - جس نے اسلام کی آج لاج رکھ لی - اس حقیقی برکت کی نسبت دعوے کر کے جو اسلام کا مایۂ ناز تھی - ایک قسم کا انکار ہو رہا تھا - اور لوگ ان امور کو گذشتہ قصے مانتے تھے - ہزار سال سے الہام و وحی اور معاملہ اللہ سے - مگر آج اس نے تمام دنیا کی قوموں کو پکار کر کہہ دیا ہے - کہ اسلام میں ایک خصوصیت ہے - اور یہ خصوصیت وہی ہے - جو تمام انبیاء کو عطا کی گئی تھی - آج حضرت حجۃ اللہ نے یہ دعویٰ کر کے تمام مرسلین الٰہی کی عزت رکھ لی ہے - کہ جس معجزات اور خوارق انبیاء علیہم السلام کی قرآن مین مذکور ہیں وہ بطور قصہ کے تھین - ان کی زندگی اور صداقت کا ثبوت یہ ہے

کہ وہ سب معجزات مجھے دئے گئے ہین - اور میں دکھا سکتا ہوں - کہ نقالیاں کچھ چیز نہیں - جب تک کہ اُن میں حقائق اور معانی نہ ہوں - محبوب اللہ بننے کے ثمرات ہونے چاہئین - اور خدا کے فضل کے نشانات ظاہر دکھانے چاہئیں اب دیکھنا چاہیئے - کہ یہ گم شدہ سچائی دنیا میں کس نے پھر زندہ کر دی - ساری دنیا مل کر اگر اس خدا کے پیارے کی تحمید کرے اور اس پر صلواۃ بھیجے - تو پھر بھی اس کے احسان سے ہرگز عہدہ برآ نہ ہو سکے - انسان کی زندگی کا اصل منشاء یہی ہے - کہ خدا مل جاوے - اور وہ خود بول کر ثبوت دے - کہ میں ہوں اب کیسا افسوس ہوگا - جو صرف گذشتہ باتوں کا حوالہ دیا جائے یہ کیسے ماتم اور رونے کی بات کی ہے - کہ سنّی شیعہ مقلد غیر مقلد - ہر ایک گروہ اور فرقہ نے یہ اقرار کر لیا ہے - کہ خدا ہے تو سہی - بولتا نہین - قرآن شریف ہاتھ میں لے کر ایسا کلمہ بولنا دہریت سے بڑھکر بدی ہے - مگر خدا نے بڑا فضل و احسان کیا - کہ تمام انبیاء کا ایک نمونہ ہمارے درمیان بھیجا - جس پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے - جو ہم ہر روز پوری ہوتی ہوئی دیکھ رہے ہین - اور ان باتوں کا اثر ہمارے اعمال پر پڑتا ہے - دل میں صفائی اور نیکی بڑھتی ہے - اللہ تعالےٰ کی ہیبت جلوت اور سطوت دل پر غالب ہوتی جاتی ہے - اب ہمین معلوم ہوا - کہ ہمارا خدا ایک قادر معرف متصرف بحکم ما یرید - طاقتور خدا ہے - کیسے بدبخت ہیں - وہ جو اس سے بے خبر ہین - اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو اس فضل کا شکر گذار بنائے اور اپنی محبت عطا کرے - اور ان لوگوں میں سے بنائے - جن کے واسطے صراط الذین انعمت علیہم کی پاک آیت نازل ہوئی ہے -

آمین

ضروری اطلاع

خریداران بدر سے گذارش ہے - کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر میں خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیوین - تاکہ تعمیل ارشاد مین سہولت ہو - بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے - ایسا بھی ہوتا ہے - کہ نام نہیں ملتا - جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ ملجاتا ہے - لہذا التماس ہے - کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرما دین - جو چٹ کے سر پر چھپا ہوا ہوتا ہے - ضرور لکھیں - تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو

مینجر

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ اشتہار

(مخلوق کی ہدایت کے واسطے حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آجکل ایک تحریر کی ہے۔ جو پبلک کے فائدے کے واسطے ذیل میں درج کیجاتی ہے۔ غالباً یہ تحریر کسی علیحدہ اشتہار کی شکل میں شایع ہوگی۔ لیکن براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کا ضمیمہ ہوگا۔ ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اے یلدا ازل مہر است رو تو مرا	بہتر ز ہزار خلد کوئے تو مرا
از مصلحتے دگر طرف بیم لیک	ہر لحظہ نگاہ ہست سوئے تو مرا
بر عزت من اگر کسے حملہ کند	صبر است طریق ہمچو خوئے تو مرا
من چیستم و چہ عزم ہست مگر	جنگ است تبہر آبروئے تو مرا

ایک صاحب محمد اکرام اللہ نام نے روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۲۲ - مئی ۱۹۰۶ء میں میرے ان اشتہارات کی نسبت جن میں اوّل دفعہ اور دوئم دفعہ کے زلزے کی نسبت پیشگوئیاں ہیں۔ کچھ اعتراض شایع کئے ہیں۔ اور میرے خیال میں وہ اعتراضات صرف تعصب کی وجہ سے نہیں ہیں۔ بلکہ نا سمجھی اور نہایت محدود واقفیت بھی اُن کا موجب ہے۔ قوم کی حالت پر اسی وجہ سے مجھے رونا آتا ہے کہ اعتراض کرنے کے وقت کچھ تدبر نہیں کرتے بلکہ [illegible] ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ یا خود نمائی کی وجہ سے یہ شوق دامن گیر ہوتا ہے۔ کہ کسی طرح معترض بن کر ہمیں بھی اوّل درجہ کے مخالفین میں جگہ ملجائے۔ یا کم از کم لائق اور اہل علم متصور ہوں۔ مگر بجائے لائق کہلانے کے خود اپنے ہاتھ سے اپنی پردہ دری کرتے ہیں۔ اب اہل انصاف اعتراضات کو سُنیں۔ اور ان کے جوابات پر غور کر کے دیکھیں۔ کہ کیا ایسے اعتراضات کوئی منصف مزاج جس کو کچھ بھی عقل اور دین سے حصہ ملا ہے۔ کر سکتا ہے۔ افسوس کہ یہ لوگ اوّل خود دھوکا کھاتے ہیں۔ اور پھر لوگوں کو دھوکے میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ اور اس جاہلیت کا سارا باعث وہ جلا ہوا تعصب ہے۔ کہ جو جہنم کی آگ اپنے اندر رکھتا ہے

پہلا اعتراض - اوّل تو معترض صاحب ہمارے قول سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ زلزلہ کی پیشگوئی کوئی قابل وقعت چیز نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اپنی کتاب ازالہ اوہام میں خود لکھتے ہیں۔ کہ زلزلہ کی پیشگوئی قابل وقعت چیز نہیں بلکہ مہمل اور ناقابل التفات ہے

الجواب - واضح ہو کہ معترض نے اس جگہ وہ میری عبارت پیش کی ہے۔ کہ جو میں نے انجیل متی کی ایک پیشگوئی پر جو کہ حضرت مسیح کی طرف منسوب کیجاتی ہے۔ ازالہ اوہام میں لکھی ہے۔ اور اس جگہ کافی ہوگا۔ کہ وہی عبارت زلزلہ کی نسبت جو انجیل متی میں حضرت مسیح کے نام پر مندرج ہے جس کو میں نے ازالہ اوہام میں نقل کیا ہے۔ پبلک کے سامنے پیش کر دی جائے۔ اور پھر وہ عبارتیں جو میری پیشگوئیوں میں دونوں زلزلوں کی نسبت بذریعہ اشتہارات شایع ہو چکی ہیں۔ بالمقابل اس جگہ لکھ دی جائیں۔ تا ناظرین خود سمجھ لیں کہ کیا ان دونوں پیشگوئیوں کی ایک ہی صورت ہے۔ یا ان میں کچھ فرق بھی ہے۔ اور کیا میری پیشگوئی میں بھی زلزلہ کی نسبت صرف معمولی الفاظ ہیں۔ جو ہر ایک زلزلہ پر صادق آ سکتے ہیں۔ جیسا کہ انجیل متی کے الفاظ ہیں۔ یا میری پیشگوئی فوق العادت زلزلہ کی خبر دیتی ہے۔ اور اس جگہ اس بات کا ذکر کرنا بھی بے موقعہ نہ ہوگا۔ کہ جس سرزمین میں حضرت مسیح تھے یعنی ملک شام ہے اس ملک کی قدیم سے ایسی صورت ہے۔ کہ ہمیشہ اس میں زلزلے آیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ کشمیر میں۔ اور ہمیشہ طاعون بھی اس ملک میں آیا کرتی ہے۔ پس اس ملک کے لئے یہ اعجوبہ نہیں ہے۔ کہ اس میں زلزلہ آوے۔ یا طاعون پیدا ہو۔ بلکہ کوئی بڑا زلزلہ بھی آنا عجیب بات نہیں ہے۔ حضرت مسیح کی پیدائش سے بھی پہلے اس میں زلزلے آ چکے ہیں۔ اور ان کی زندگی میں بھی ہمیشہ سخت اور نرم زلزلے آتے رہے ہیں۔ پھر معمولی بات کی نسبت پیشگوئی کیا ہوگی۔ مگر ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔ کہ یہ زلزلہ جسکی نسبت پیشگوئی میں نے کی تھی اس ملک کے لئے کوئی معمولی بات نہ تھی۔ بلکہ ایک ان ہونی اور فوق العادت بات تھی۔ جس کو تمام ملک کے [illegible] نے فوق العادت قرار دیا۔ بلکہ نمونہ قیامت سمجھا۔ اور تمام محقق انگریزوں نے بھی یہی گواہی دی۔ اور تاریخ پنجاب بھی یہی شہادت دیتی ہے۔ اور نیز پرانی عمارتیں جو قریباً سولہ سو برس (۱۶۰۰) سے محفوظ چلی آئیں۔ بزبان حال یہی شہادت دے رہی ہیں۔ مگر سب کو معلوم ہے۔ کہ ملک شام میں تو اس کثرت سے زلزلے آتے ہیں۔ کہ جب وہ پیشگوئی حضرت مسیح کی لکھی گئی۔ تو غالباً اس وقت بھی کوئی زلزلہ آ رہا ہوگا۔

اب ہم ذیل میں وہ پیشگوئی لکھتے ہیں۔ جو زلزلے کی نسبت انجیل متی میں لکھی گئی ہے۔ جس کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھ آویگی اور کال اور مری پڑے گی۔ اور جگہ جگہ بھونچال آویں گے۔ دیکھو انجیل متی باب ۲۴۔ یہی پیشگوئی ہے۔ جسکی نسبت میں نے ازالہ اوہام میں وہ عبارت لکھی ہے۔ جو معترض نے اخبار مذکور کے صفحہ پانچ (۵) کالم اوّل سطر چھبیس (۲۶) میں درج کی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کیا یہ بھی کچھ پیشگوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے۔ مری پڑیگی۔ لڑائیاں ہونگی۔ قحط پڑیں گے معترض صاحب میری اس عبارت کو لکھ کر اس سے یہ بات نکالتے ہیں۔ کہ گویا میں نے یہ اقرار کیا ہے۔ کہ زلزلہ کی نسبت پیشگوئی کرنا کوئی قابل وقعت چیز نہیں۔ اور ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس عبارت سے میرا یہ مدعا نہیں ہے۔ جو معترض نے سمجھا ہے۔ بلکہ یہ غرض یہ ہے۔ کہ معمولی طور پر ایک بات کو پیش کرنا جس میں کوئی اعجوبہ نہیں اور جس میں کوئی فوق العادت امر نہیں۔ پیشگوئی کے مفہوم میں داخل نہیں ہو سکتا۔ مثلاً اگر کوئی پیشگوئی کرے۔ کہ برسات کے دنوں میں کچھ نہ کچھ بارشیں ہونگی تو یہ پیشگوئی نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے۔ کہ برسات کے دنوں میں کچھ نہ کچھ بارشیں ہو جایا کرتی ہیں۔ ہاں اگر کوئی یہ پیشگوئی کرے۔ کہ اب کی دفعہ برسات کے دنوں میں اس قدر بارشیں ہوں گی۔ کہ زمین میں سے چشمے جاری ہو جائیں گے۔ اور کوئیں پر ہو کر نہروں کی طرح بہنے لگیں گے اور گذشتہ سو برس میں ایسی بارش کی کوئی نظیر نہیں ہوگی۔ تو اس کا نام ضرور ایک امر خارق عادت اور پیشگوئی رکھا جائے گا۔ سو اسی اصول کے لحاظ سے میں نے انجیل متی باب ۲۴ کی پیشگوئی پر اعتراض کیا تھا۔ کہ صرف اتنا کہدینا۔ کہ زلزلے آئیں گے۔ خاص کر اس ملک میں جس میں ہمیشہ زلزلے آیا کرتے ہیں۔ بلکہ سخت زلزلے بھی آتے ہیں۔ یہ کوئی ایسی خبر نہیں ہے۔ جس کا نام پیشگوئی رکھا جائے۔ یا اس کو ایک امر خارق عادت ٹھہرایا جائے۔ اب دیکھنا چاہئیے۔ کہ کیا ان ہر سہ اشتہارات میں بھی جو میں نے زلزلہ کی نسبت پیشگوئی کے طور پر ملک میں شایع کئے ایسی ہی معمولی خبر پائی جاتی ہے جس میں کوئی امر خارق عادت نہیں اگر درحقیقت ایسا ہی ہے۔ تو پھر زلزلہ کی نسبت میری پیشگوئی بھی ایک معمولی بات ہوگی۔ زلزلہ کی نسبت میرے اشتہارات کے الفاظ یہ ہیں۔ یکم مئی ۱۹۰۴ء میں مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ وحی ہوئی تھی۔ جس کو میں نے اخبار الحکم اور البدر میں شایع کرا دیا تھا۔ عفت الدیار محلہا و مقامہا۔ یعنی اس ملک کا ایک حصہ مٹ جائے گا۔ اس کی وہ عمارتیں جو عارضی سکونت کی جگہ ہیں۔ اور وہ عمارتیں جو مستقل سکونت کی جگہ ہیں دونوں نابود ہو جائیں گی۔ اور اُن کا نام و نشان نہیں رہیگا۔ اور الدیار پر جو الف لام ہے۔ وہ دلالت کرتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے علم اس ملک میں سے وہ خاص خاص جگہ ہیں۔ جن پر یہ تباہی آئے گی۔ اور وہ خاص حصہ ملک کے مکانات ہیں۔ جو زمین سے برابر ہو جائیں گے۔ یہ کس قدر فوق العادت پیشگوئی اور کس شد و مد سے اس میں آئندہ واقعہ کا ذکر ہے۔ جس کی نظیر سولہ سو برس (۱۶۰۰) تک بھی اس ملک میں نظیر نہیں پائی جاتی چنانچہ انگریزی اخباروں کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ بڑے بڑے طبقات الارض کے محقق اس ملک کی نسبت۔ یہ فوق العادت واقعہ قرار دیتے ہیں۔ یہانتک کہ یورپ کے بڑے بڑے محققوں کی شہادت سے شایع ہو چکا

ہے - کہ سولہ سو برس تک بھی پنجاب مین اس زلزلہ کی نظیر نہین پائی جاتی - اور تمام اخبارین اس مضمون سے بھری پڑی ہین - کہ یہ زلزلہ نمونہ قیامت تھا - پس جبکہ اس وحی آلہی مین جو میرے پر ہوئی - یہ فوق العادت مضمون ہے - کہ اس حادثہ سے عمارتین نابود ہو جائین گی - اور ایک حصہ اس ملک کا تباہ ہو جائے گا - تو پھر نہایت افسوس ہے - کہ ایسی عظیم الشان پیشگوئی کو جو ایک ملک کے تباہ ہونے کی خبر دیتی ہے - انجیل کی ایک معمولی خبر کے برابر ٹھہرایا جاوے - جو زلزلے آئین گے اور وہ بھی اس ملک مین جو زلزلوں کا گھر ہے - کیا کسی پیشگوئی کے اس سے زیادہ الفاظ ڈرانے والے ہو سکتے ہین - ہر ایک منصف مزاج خود سوچ لے - کہ کیا اس ملک پنجاب کے لئے زلزلہ کی پیشگوئی کے الفاظ اس سے زیادہ فوق العادت ہو سکتے ہین - جو وحی ربانی عفت الدیار محلہا ومقامہا مین پائے جاتے ہیں - جس کے یہ معنے ہین - کہ ایک حصہ ملک کا ایسا تباہ ہو جائے گا - کہ اس کی عمارتیں تمام نابود ہو جائین گی - نہ سرائین باقی رہینگی - نہ مستقل سکونت کی جگہ اس جگہ ادنے عربی دان بھی الدیار کے الف لام کو ذہن مین رکھ کر سمجھ سکتا ہے - کہ الدیار سے ایک حصہ اس ملک کا مراد ہے - اور عفت کے لفظ سے یہی مطلب ہے - کہ اس حصہ ملک کے سب مکانات گر جائین گے - نابود ہو جائینگے ناپدید ہو جائین گے * - پس کوئی مجھکو سمجھا دے - کہ اس ملک کے لئے ایسا واقعہ پہلے اس سے کب پیش آیا تھا - ورنہ ایمانداری سے بعید ہے - کہ انسان بیحیا ہو کر جھوٹ بولے اور اس خدا کا خوف نہ کرے - جس کا ہاتھ ہر ایک وقت سزا دینے پر قادر ہے - اور پھر اشتہار الوصیت مین جو ۲۷ - فروری ۱۹۰۵ء مین زلزلہ سے پہلے شائع کیا گیا تھا - یہ عبارت درج ہے - اس وقت جو آدھی رات کے بعد چار بج چکے مین - بطور کشف مینے دیکھا ہے - کہ دردناک موتون سے عجیب طور پر شور قیامت برپا ہے - ساتھ ہی یہ بھی الہام ہوا - کہ **موتا موتی لگ رہی ہے** - اب سوچو - کہ کیا آیندہ واقعہ کی ان الفاظ سے پیشگوئی کرنا کہ وہ نمونہ قیامت ہو گا - اور شور قیامت اس سے برپا ہو گا - وہ پیشگوئی اس پیشگوئی کے متساوی ہو سکتی ہے جو معمولی الفاظ مین کہا جائے - جو زلزلے آوین گے - خاصکر شام جیسے ملک مین جو اکثر زلزلوں اور طاعون کی جگہ ہے - اگر خدا تعالے کا خوف ہو - تو خدا تعالے کی پیشگوئی کے انکار مین اس قدر دلیری

یہ میرے پر حملہ نہین - بلکہ خدا تعالے پر حملہ ہے - جس کا وہ کلام ہے - اور یہ کہنا - کہ عفت الدیار محلہا ومقامہا یہ لبید بن ربیعہ کے ایک بیت کا پہلا مصرع ہے - یہ بھی خدا تعالی پر گستاخانہ حملہ ہے - وہ ہر ایک شخص کے قول کا وارث ہے لبید ہو - یا کوئی اور - ہواسی کی توفیق سے شعر بھی بنتا ہے - پس اگر اس نے ایک شخص کے کلام کو لے کر بطور وحی القا کر دیا تو اس پر کوئی اعتراض نہین - اور اگر یہ اعتراض ہو سکتا ہے تو پھر اس بات کا کیا جواب ہے - کہ قرآن شریف مین جو یہ آیت ہے - فتبارک الله احسن الخالقین - یہ بھی در اصل ایک انسان کا کلام تھا - یعنی عبد اللہ بن ابی سرح کا جو ابتداء مین قرآن شریف کی بعض آیات کا کاتب بھی تھا - پھر مرتد ہو گیا - وہی کلام اس کا بغیر کی بیشی کے فرقان مجید مین نازل ہو گیا - اور یہ وحی آلہی کہ عفت الدیار محلہا ومقامہا اس کے حروف قرآن شریف کی آیت موصوفہ کے حروف سے بھی زیادہ نہیں ہین - یعنی فتبارک الله احسن الخالقین سے بلکہ اس کے اکیس ۲۱ حرف ہین - مگر یہ آیت قرآنی کے بائیس ۲۲ حرف - پھر معترض کا اس وحی آلہی پر یہ کہاوت سنانا کہ - کہین کی اینٹ کہین کا روڑا - بھانمتی نے کنبہ جوڑا * اس کو ذرا سوچنا چاہیئے - کہ اس نے درحقیقت قرآن شریف پر حملہ کر کے اپنی عاقبت درست کر لی ہے - اور قرآن شریف مین صرف یہی وحی نہیں جو اس بات کا نمونہ ہو - جو وہ پہلے انسانی کلام تھا - اور پھر اس سے خدا تعالے کی وحی کا توارد ہوا - بلکہ بہت سے ایسے نمونے پیش ہو سکتے ہین - جہاں انسانی کلام سے خدا تعالے کے کلام کا توارد ہوا - جیسا کہ وہ قرآن شریف کو بہت جگہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کلام سے توارد ہوا ہے - جس سے علماء بے خبر نہین ہین - اور جن کی نسبت ایک بڑی فہرست پیش ہو سکتی ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ معترض در اصل قرآن شریف سے منکر ہے - ورنہ ایسا گستاخی اور بے ادبی کا کلمہ ہرگز اس کے منہ پر نہ آتا - کیا کوئی مومن ایسا اعتراض کسی پر کر سکتا ہے؟ کہ وہ اعتراض بعینہ قرآن شریف پر آتا ہو - نعوذ باللہ ہرگز نہین -

پھر معترض کا پیشگوئی عفت الدیار پر ایک یہ بھی اعتراض ہے - کہ عفت کا لفظ جو ماضی کا صیغہ ہے - اس کا ترجمہ مضارع کے معنوں مین کیا گیا ہے - حالانکہ اس کا ترجمہ ماضی کے معنوں مین کرنا چاہیئے تھا - اس اعتراض کے ساتھ معترض نے بہت شوخی دکھلائی ہے - گویا مخالفانہ حملہ مین اس کو بھاری کامیابی ہوئی ہے - اب ہم اس کی کس کس دھوکا دہی کو ظاہر کرین - جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو بھی پڑھی ہو گی - وہ خوب جانتا ہے - کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے - بلکہ ایسے مقامات مین جبکہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ مین یقینی الوقوع ہو * - مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہین - تا اس امر کا یقینی الوقوع ہونا ظاہر ہو - اور قرآن شریف مین اس کی بہت نظیرین ہین - جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے ونفخ فی الصور فاذا ہم من الاجداث الی ربہم ینسلون اور جیسا کہ فرماتا ہے - واذ قال الله یا عیسے ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون الله الخ قال الله ہذا یوم ینفع الصادقین صدقہم - اور جیسا کہ فرماتا ہے - ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین - اور جیسا کہ فرماتا ہے - ونادی اصحاب الجنة اصحاب النار ان قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فہل وجدتم ما وعد ربکم حقا قالوا نعم - اور جیسا کہ فرماتا ہے تبت یدا ابی لہب وتب ما اغنی عنہ مالہ وما کسب اور جیسا کہ فرماتا ہے - ولو تری اذ وقفوا علی النار - اور جیسا کہ فرماتا ہے - ولو تری اذ وقفوا علی ربہم - قال الیس ہذا بالحق - قالوا بلی وربنا - اب معترض صاحب فرماوین کہ کیا یہ قرآنی آیات ماضی کے صیغے ہین - یا مضارع کے اور اگر ماضی کے صیغے ہین - تو ان کے معنے اس جگہ مضارع کے ہین - یا ماضی کے - جھوٹ بولنے کی سزا تو اس قدر کافی ہے - کہ آپ کا حملہ صرف میرے پر حملہ نہین - بلکہ یہ تو قرآن شریف پر بھی حملہ ہو گیا - گویا وہ صرف ونحو جو آپ کو معلوم ہے - خدا کو معلوم نہیں اسی وجہ سے خدا نے جا بجا غلطیاں کھائین - اور مضارع کی جگہ ماضی کو لکھدیا

پھر اس کے ساتھ آپ کا ایک اور اعتراض بھی ہے - اور وہ یہ ہے - کہ اس پیشگوئی یعنی عفت الدیار محلہا ومقامہا مین زلزلہ کا لفظ کہاں ہے - افسوس اس معترض کو یہ معلوم نہیں کہ مقصود بالذات تو پیشگوئی کا اسی قدر مفہوم ہے - جو الفاظ سے

---

* اگر کسی کو ان معنوں مین شک ہو تو اسے اللہ تعالی کی قسم ہے کہ کسی مخالف عربی دان کو قسم دیکر پوچھ لے - کہ کیا اس الہام عفت الدیار مین عمارتوں کا گرنا نابود ہو جانا ہے - یا ایسے مکانات کا گرنا جو عارضی آمد و رفت کے لئے مقرر ہوتے ہین جیسا کہ دہرم سالہ اور کانگڑہ کے پہاڑ کی لالاں والی دیوی کا مندر یا دائمی بود و باش کے مکانات کا گرنا ثابت نہین ہوتا؟ ظاہر ہے - کہ ایسے کھلے طور پر صرثابت ہوتا ہے - جس سے آگے توضیح کی ضرورت نہیں - منہ

* اگرچہ گناہ ہزاروں قسم کے ہوتے ہین - مگر نہایت درجہ کا لعنتی وہ شخص ہے - جو خدا تعالے کے پاک کلام پر اعتراض کرے - جاہل جلدی سے اور گستاخی سے اور خوش ہو کر خدا تعالی کے کلام پر اعتراض کرتا ہے - اور اس قدوس سے لڑتا ہے - مگر وہ مر جاتا - تو اس سے بہتر تھا - منہ

* مثلاً جس شخص کو بہت سی زہر قاتل دیگئی ہو - وہ کہتا ہے - کہ میں تو مر گیا - اور ظاہر ہے - کہ مر گیا ماضی کا صیغہ ہے - مضارع کا صیغہ نہیں ہے - اس سے مطلب اس کا یہ ہوتا ہے کہ مین مر جاؤنگا اور مثلاً ایک وکیل جس کو ایک قوی اور کھلی کھلی نظیر فیصلہ چیف کورٹ کی اپنے موکل کے حق مین مل گئی ہے - وہ خوش ہو کر کہتا ہے کہ بس اب ہم نے فتح پالی حالانکہ مقدمہ ابھی زیر تجویز ہے کوئی فیصلہ نہیں لکھا گیا - پس مطلب اس کا یہ ہوتا ہے - کہ ہم یقیناً فتح پالینگے اسی لئے وہ مضارع کی جگہ ماضی کا صیغہ استعمال کرتا ہے - منہ

ظاہر ہوتا ہے۔ غرض تو صرف اتنی ہے۔ کہ ایک حصہ ملک پر بڑی تباہی آئے گی۔ اس جگہ دانا خود سمجھ سکتا ہے۔ کہ مکانات کا تباہ ہونا بذریعہ زلزلہ ہی ہوا کرتا ہے۔ ہاں ممکن ہے۔ کہ یہ عظیم الشان ملک کی تباہی اور شہروں اور مکانات کا نابود ہوجانا کسی اور ذریعہ سے ظہور میں آوے۔ مگر تب بھی بہرحال یہ پیشگوئی سچی ثابت ہوگی۔ اور چونکہ سنت اللہ کے موافق اس تباہی کو زلزلہ پر دلالت التزامی ہے۔ اس لئے اس کا ذکر کرنا ضروری نہ تہا۔ لیکن چونکہ خدا تعالےٰ جانتا تہا۔ کہ بعض کم فہم جن کی فطرت نادانی اور تعصب کی معجون ہے۔ ایسا اعتراض بھی کرینگے اس لئے اس نے زلزلہ کا لفظ بھی بتصریح لکھدیا۔ دیکھو پرچہ الحکم مورخہ ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۳ء اور اگرچہ یہ پیشگوئی زلزلہ کی پیشگوئی سے الگ کر کے جو اس سے پہلے شایع ہو چکی ہے۔ صرف اس قدر بتاتی ہے۔ کہ اس ملک کے بعض حصے تباہ ہوجائینگے۔ اور سخت تباہی آئے گی۔ اور عمارات نابود ہوجائینگی۔ اور بستیاں کالعدم ہوجائینگی۔ اور یہ نہیں بتلاتی۔ کہ کس خاص ذریعے سے یہ تباہیاں وقوع میں آئینگی۔ لیکن جو شخص سوچے گا۔ کہ شہر اور بستیاں کس ذریعے سے زمین میں دھنسا کرتی ہیں۔ اور یکدفعہ عمارتیں کیونکر گرجاتی ہیں۔ اور اس پیشگوئی کے ساتھ اس پیشگوئی کو بھی پڑھے گا۔ جو اسی پرچہ میں پانچ ماہ پہلے شایع ہو چکی ہے جس کے یہ لفظ ہیں۔ کہ زلزلہ کا دھکا۔ وہ ایسا اعتراض کرنے سے حیا کرے گا۔ کہ پیشگوئی میں زلزلہ کا ذکر نہیں۔ ہاں ہم یہ اب بھی کہتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے کلام میں استعارات بھی ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ من کان فی ھٰذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ*۔ لہذا ممکن تہا۔ کہ زلزلہ سے مراد اور کوئی عظیم الشان آفت ہوتی۔ جو پورے طور پر زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی۔ مگر ظاہر عبارت بہ نسبت تاویل کے زیادہ حق رکھتی ہے۔ پس دراصل اس پیشگوئی کا حلقہ وسیع تہا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے دشمنوں کا منہ کالا کرنے کے لئے ظاہر الفاظ کی رو سے بھی اس کو پورا کردیا۔ اور ممکن ہے۔ کہ بعد اس کے بعض حصے اس پیش گوئی کے کسی اور رنگ میں بھی ظاہر ہوں لیکن بہرحال وہ امر خارق عادت ہوگا۔ جس کی نسبت یہ پیش گوئی ہے۔ چنانچہ یہی زلزلہ جس نے اس قدر پنجاب میں نقصان پہنچایا اس کی نسبت تحقیقات کی رو سے سول ملٹری گزٹ وغیرہ اخبارات میں شایع ہو چکا ہے۔ اور یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ سولہ سو برس تک اس ملک پنجاب میں ایسا کوئی زلزلہ نہیں آیا۔ پس یہ پیش گوئی بلاشبہ اول درجہ کی خارق عادت امر کی خبر دیتی ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس کے بعد بھی کچھ ایسے حوادث مختلف اسباب طبعیہ سے ظاہر ہوں۔ جو ایسی تباہیوں کے موجب ہوجائیں۔ جو خارق عادت ہوں۔ پس اگر اس پیشگوئی کے کسی حصہ میں زلزلہ کا ذکر بھی نہ ہوتا تب بھی یہ عظیم الشان نشان تہا۔ کیونکہ مقصود تو اس پیشگوئی میں ایک خارق عادت تباہی مکانوں اور جگہوں کی ہے۔ جو بے شل ہے۔ زلزلہ سے ہو۔ یا کسی اور وجہ سے۔ پس جبکہ یہ شہادت مل چکی۔ کہ سولہ سو برس تک اس تباہی کی نظیر ملک پنجاب میں نظیر نہیں پائی جاتی۔ تو یہ پیشگوئی ایک معمولی امر نہ رہا۔ جو صرف انسانی اٹکل سے ہو سکتا ہے

(باقی آئندہ)

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا اشتہار

سوامی دیانند سرستی صاحب نے بجواب ہماری اس بحث کے جو ہم نے روحوں کا بے انت ہونا باطل کہکے غلط ہونا مسئلہ تناسخ اور قدامت سلسلہ دنیا کا ثابت کیا ہے۔ معرفت تین کس آریہ سماج والوں کے یہ پیغام بھیجا ہے۔ کہ اگرچہ ارواح حقیقت میں بے انت نہیں ہیں۔ لیکن تناسخ اس طرح پر ہمیشہ رہتا ہے۔ کہ جب سب ارواح مکتی پا جاتے ہیں تو پھر بوقت ضرورت مکتی خانہ سے باہر نکالے جاتے ہیں۔ اب سوامی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اگر ہمارے اس جواب میں کچھ شک ہو۔ تو بالمواجہ بحث کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اس بارے میں سوامی صاحب کا خط بھی آیا۔ اس خط میں بھی بحث کا شوق ظاہر کرتے ہیں۔ اس واسطے بذریعہ اس اعلان کے عرض کیا جاتا۔ کہ یہ بحث بالمواجہ ہم کو بسر و چشم منظور ہے۔ کاش! سوامی صاحب کسی طرح ہمارے سوالوں کا جواب دیں۔ مناسب ہے۔ کہ سوامی صاحب کوئی مقام ثالث بالخیر کیواسطے انعقاد اس جلسہ کی تجویز کرکے بذریعہ کسی مشہور اخبار کے تاریخ و مقام کو مشتہر کردیں۔ لیکن اس جلسہ میں شرط یہ ہے۔ کہ یہ جلسہ بحاضری چند منصفان صاحب لیاقت اعلےٰ کہ تین صاحب اس میں سے ممبران برہمو سماج اور تین صاحب مسیحی مذہب ہوں گے۔ قرار پاوے گا۔ اول تقریر کرنے کا ہمارا حق ہوگا۔ کیونکہ ہم معترض ہیں۔ پھر پنڈت صاحب برعایت شرائط بوجامیں گے جواب دیں گے۔ پھر اس کا جواب الجواب ہماری طرف سے گذارش ہوگا۔ اور بحث ختم ہوجائیگی۔ ہم سوامی صاحب کی اس درخواست سے بہت خوش ہوئے۔ ہم تو پہلے ہی کہتے تھے۔ کہ کیوں سوامی صاحب اور اور دہندوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ایسی بحث اور اعتراض کا جواب نہیں دیتے۔ جس نے سب آریہ سماج والوں کا دم بند کر رکھا ہے۔ اب اگر سوامی صاحب نے اس اعلان کا جواب مشتہر نہ کیا۔ تو بس یہ سمجھو۔ کہ سوامی صاحب صرف باتیں کرکے اپنے موافقین کے آنسو پونچھتے ہیں۔ اور مکت یابوں کی واپسی میں جو جو مفاسد ہیں۔ مضمون مشمولہ متعلقہ اس اعلان میں درج ہیں۔ ناظرین پڑہیں۔ اور انصاف فرماویں

المعلن

میرزا غلام احمد رئیس قادیان - ۱۰ - جون ۱۸۷۸ء

درخواست دُعا

برادران منشی محمد یوسف صاحب و خواجہ ظفر حسین صاحب متعلمان ہاسپٹل اسسٹنٹ کلاس کا اخیری امتحان ۲۱ - جون ۱۹۰۵ء کو شروع ہے۔ لہذا جملہ ناظرین اخبار بدر و قوم احمدی کی خدمت میں مودبانہ گذارش ہے۔ کہ ہر دو برادران کی کامیابی کے لئے درگاہ ایزد متعال میں دعا فرمائی جاوے

میرا بچہ۔ اور بیوی اور چھوٹی لڑکی بیمار ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ انکی صحت کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ انکو صحت روحانی اور جسمانی عطاء فرماوے اور اپنے دین کا سچا خادم بناوے۔ مفتی فضل الرحمان۔ قادیان

مسماۃ جیوان بیگم صاحبہ خریدار بدر کی والدہ ماجدہ صاحبہ قضائے الٰہی سے فوت ہوگئی ہیں۔ احمدی احباب کے خدمت میں التماس ہے۔ کہ مہربانی فرماکر ان کے لئے نماز جنازہ میں مغفرت کے لئے دعا فرماویں۔ موضع ملا - تحصیل ظفروال - سیالکوٹ

نشان زلزلہ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج رات کو بوقت صبح چار مرتبہ زلزلہ یہاں پر آیا۔ مگر اس قادر مطلق جل جلالہ نے اپنا فضل و کرم کیا۔ پہلی مرتبہ تین بجے ۳۰ منٹ دوسری مرتبہ ۴ بجے ۵۰ منٹ۔ تیسری مرتبہ ۴ بجے ۳۴ منٹ چوتہی مرتبہ ۶ بجے ۵۰ منٹ کے بعد۔ مگر پہلی مرتبہ سب سے زیادہ حرکت ہوئی۔ چارپائی یکدم ہلنی شروع ہوگئی۔ لوگ خدا خدا کرکے چارپائی سے اتر پڑے۔ صبح کی روشنی دیکھنے سے لوگوں کو خوشی حاصل ہوئی

آپ کا نیازمند سردار خاں۔ ضلع بہامو۔ ملک مہر پربہا

انصار بدر

برادر عبد الرحیم صاحب سیکنڈ ماسٹر اکونہ نے کئی ایک نئے خریدار پیدا کر نیکی سعی کی ہے اللہ تعالےٰ انکو جزائے خیر دے * * * خواجہ کرم داد صاحب جموں نے کئی خریدار بدر کیلئے اپنی کمال کوشش اور ہمت سے عنایت کئے ہیں۔ خدا تعالےٰ انکو جزا خیر دیوے۔ اور دینی خدمت کے بجالانے کی توفیق عطاء فرماوے۔ نیز آپنے آئندہ کے لئے فرمایا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں اور بھی خریدار بدر پیدا کرنے کی کوشش کروں گا۔ ہم ان کے اس مت

---

* اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ جو شخص اس جہان میں اندہا ہے وہ دوسرے جہان میں بھی اندہا ہی ہوگا۔ یعنی جس کو خدا کا دیدار اس جگہ نہیں اسجگہ بھی نہیں۔ اس آیت کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ جو بیچارے جسمانی طور پر اس جہان میں اندھے ہیں۔ وہ دوسرے جہان میں بھی اندھے ہی ہوں گے۔ پس یہ استعارہ ہے۔ کہ جاہل کا نام اندھا رکہا گیا۔ منہ

ظاہر ہوتا ہے۔ غرض سنت اللہ یہی ہے کہ ایک حصہ ملک پر بڑی تباہی آئے گی۔ اس جگہ دانا خود سمجھ سکتا ہے۔ کہ مکانات کا تباہ ہونا بذریعہ زلزلہ ہی ہوا کرتا ہے۔ ہاں ممکن ہے۔ کہ یہ عظیم الشان ملک کی تباہی اور شہروں اور مکانات کا نابود ہو جانا کسی اور ذریعہ سے ظہور میں آوے۔ مگر تب بھی بہرحال یہ پیشگوئی سچی ثابت ہوگی۔ اور چونکہ سنت اللہ کے موافق اس تباہی کو زلزلہ پر دلالت التزامی ہے۔ اس لئے اس کا ذکر کرنا ضروری نہ تھا۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ بعض کم فہم جن کی فطرت نادانی اور تعصب کی معجون ہے۔ ایسا اعتراض بھی کریں گے اس لئے اس نے زلزلہ کا لفظ بھی بتصریح لکھدیا۔ دیکھو پرچہ الحکم مورخہ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء اور اگرچہ یہ پیشگوئی زلزلہ کی پیشگوئی سے الگ کر کے جو اس سے پہلے شائع ہو چکی ہے۔ صرف اس قدر بتاتی ہے۔ کہ اس ملک کے بعض حصے تباہ ہو جائیں گے۔ اور سخت تباہی آئے گی۔ اور عمارات نابود ہو جائیں گی۔ اور بستیاں کالعدم ہو جائیں گی۔ اور یہ نہیں بتلاتی۔ کہ کس خاص ذریعہ سے یہ تباہیاں وقوع میں آئیں گی۔ لیکن جو شخص سوچے گا۔ کہ شہر اور بستیاں کس ذریعہ سے زمین میں دھنسا کرتی ہیں۔ اور یکدفعہ عمارتیں کیونکر گر جاتی ہیں۔ اور اس پیشگوئی کے ساتھ اس پیشگوئی کو بھی پڑھے گا۔ جو اسی پرچہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء میں پہلے شائع ہو چکی ہے جس کے یہ لفظ ہیں۔ کہ زلزلہ کا دھکا۔ وہ ایسا اعتراض کرنے سے حیا کرے گا۔ کہ پیشگوئی میں زلزلہ کا ذکر نہیں۔ ہاں ہم یہ اب بھی کہتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں استعارات بھی ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ*۔ لہذا ممکن تھا۔ کہ زلزلہ سے مراد اور کوئی عظیم الشان آفت ہوتی۔ جو پورے طور پر زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی۔ مگر ظاہر عبارت بہ نسبت تاویل کے زیادہ حق رکھتی ہے۔ پس دراصل اس پیشگوئی کا حلقہ وسیع تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے دشمنوں کا منہ کالا کرنے کے لئے ظاہر الفاظ کی رو سے بھی اس کو پورا کر دیا۔ اور ممکن ہے۔ کہ بعد اس کے بعض حصے اس پیش گوئی کے کسی اور رنگ میں بھی ظاہر ہوں لیکن بہرحال وہ امر خارق عادت ہوگا جس کی نسبت یہ پیش گوئی ہے۔ چنانچہ یہی زلزلہ جس نے اس قدر پنجاب میں نقصان پہنچایا اس کی نسبت تحقیقات کی رو سے سول ملٹری گزٹ وغیرہ اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ اور یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ سولہ سو برس تک اس ملک پنجاب میں ایسا کوئی زلزلہ نہیں آیا۔ پس یہ پیش گوئی بلاشبہ اوّل درجہ کی خارق عادت امر کی خبر دیتی ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس کے بعد بھی کچھ ایسے حوادث مختلف اسباب طبعیہ سے ظاہر ہوں۔ جو ایسی تباہیوں کے موجب ہو جائیں۔ جو خارق عادت ہوں۔ پس اگر اس پیشگوئی کے کسی حصہ میں زلزلہ کا ذکر بھی نہ ہوتا تب بھی یہ عظیم الشان نشان تھا۔ کیونکہ مقصود تو اس پیشگوئی میں ایک خارق عادت تباہی مکانوں اور جگہوں کی ہے۔ جو بے مثل ہے۔ زلزلہ سے ہو۔ یا کسی اور وجہ سے۔ پس جبکہ یہ شہادت مل چکی۔ کہ سولہ سو برس تک اس تباہی کی نظیر ملک پنجاب میں نظیر نہیں پائی جاتی۔ تو یہ پیشگوئی ایک معمولی امر نہ رہا۔ جو صرف انسانی اٹکل سے ہو سکتا ہے

(باقی آئندہ)

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا اشتہار

سوامی دیانند سرستی صاحب نے بجواب ہماری اس بحث کے جو ہم نے روحوں کا بے انت ہونا باطل کر کے غلط ہونا مسئلہ تناسخ اور قدامت سلسلہ دنیا کا ثابت کیا ہے۔ معرفت تین کس آریہ سماج والوں کے یہ پیغام بھیجا ہے۔ کہ اگرچہ ارواح حقیقت میں بے انت نہیں ہیں۔ لیکن تناسخ اس طرح پر ہمیشہ رہتا ہے۔ کہ جب سب ارواح مکتی پا جاتے ہیں تو پھر بوقت ضرورت مکتی خانہ سے باہر نکالے جاتے ہیں۔

اب سوامی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر ہمارے اس جواب میں کچھ شک ہو۔ تو بالمواجہ بحث کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اس بارے میں سوامی صاحب کا خط بھی آیا۔ اس خط میں بھی بحث کا شوق ظاہر کرتے ہیں۔ اس واسطے بذریعہ اس اعلان کے عرض کیا جاتا ہے۔ کہ یہ بحث بالمواجہ ہم کو بسرو چشم منظور ہے۔ کاش! سوامی صاحب کسی طرح ہمارے سوالوں کا جواب دیں۔ مناسب ہے۔ کہ سوامی صاحب کوئی مقام ثالث بالخیر کیواسطے انعقاد اس جلسہ کی تجویز کر کے بذریعہ کسی مشہور اخبار کے تاریخ و مقام کو مشتہر کر دیں۔ لیکن اس جلسہ میں شرط یہ ہے۔ کہ یہ جلسہ بحاضری چند منصفان صاحب لیاقت اعلیٰ کہ تین صاحب اس میں سے ممبران برہمو سماج اور تین صاحب مسیحی مذہب ہوں گے۔ قرار پاوے گا۔ اوّل تقریر کرنے کا ہمارا حق ہوگا۔ کیونکہ ہم معترض ہیں۔ پھر پنڈت صاحب برعایت شرائط جو چاہیں گے جواب دیں گے۔ پھر اس کا جواب الجواب ہماری طرف سے گذارش ہوگا۔ اور بحث ختم ہو جائیں گی۔ ہم سوامی صاحب کی اس درخواست سے بہت خوش ہوئے۔ ہم تو پہلے ہی کہتے تھے۔ کہ کیوں سوامی صاحب اور اور ہندوؤں میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ایسی بحث اور اعتراض کا جواب نہیں دیتے۔ جس نے سب آریہ سماج والوں کا دم بند کر رکھا ہے۔ اب اگر سوامی صاحب نے اس اعلان کا جواب مشتہر نہ کیا۔ تو بس یہ سمجھو۔ کہ سوامی صاحب صرف باتیں کر کے اپنے موافقین کے آنسو پونچھتے ہیں۔ اور مکت یابوں کی واپسی میں جو جو مفاسد ہیں۔ مضمون مشمولہ متعلقہ اس اعلان میں درج ہیں۔ ناظرین پڑھیں۔ اور انصاف فرماویں

المعلن

میرزا غلام احمد رئیس قادیان۔ ۱۰۔ جون ۱۸۷۸ء

درخواست دعا

برادران منشی محمد یوسف صاحب و خواجہ ظفر حسین صاحب متعلمان ہاسپٹل اسسٹنٹ کلاس کا اخیری امتحان ۲۱۔ جون ۱۹۰۵ء کو شروع ہے۔ لہذا جملہ ناظرین اخبار بدر و قوم احمدی کی خدمت میں مودبانہ گذارش ہے۔ کہ ہر دو برادران کی کامیابی کے لئے درگاہ ایزد متعال میں دعا فرمائی جاوے

میرا بچہ۔ اور بیوی اور چھوٹی لڑکی بیمار ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ انکی صحت کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انکو صحت روحانی اور جسمانی عطاء فرماوے اور اپنے دین کا سچا خادم بنا دے۔ مفتی فضل الرحمان۔ قادیان

مسماۃ جیوان بیگم صاحبہ خریدار بدر کی والدہ ماجدہ صاحبہ قضائے الٰہی سے فوت ہو گئی ہیں۔ احمدی احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ مہربانی فرما کر ان کے لئے نماز جنازہ میں مغفرت کے لئے دعا فرماویں۔ موضع ملا۔ تحصیل ظفروال۔ سیالکوٹ

نشان زلزلہ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج رات کو بوقت صبح چار مرتبہ زلزلہ یہاں پر آیا۔ مگر اس قادر مطلق جل جلالہ نے اپنا فضل و کرم کیا۔ پہلی مرتبہ تین بجے ۲۰ منٹ دوسری مرتبہ ۴ بجے ۵۰ منٹ۔ تیسری مرتبہ ۴ بجے ۴۴ منٹ چوتھی مرتبہ ۴ بجے ۵۸ منٹ کے بعد۔ مگر پہلی مرتبہ سب سے زیادہ حرکت ہوئی۔ چارپائی یکدم ہلنی شروع ہو گئی۔ لوگ خدا خدا کر کے چارپائی سے اتر پڑے۔ صبح کی روشنی دیکھنے سے لوگوں کو خوشی حاصل ہوئی

آپ کا نیازمند سردار خاں۔ ضلع بہامو۔ ملک سپر برہما

انصار بدر

برادر عبدالرحیم صاحب سیکنڈ ماسٹر اکونہ نے کئی ایک نئے خریدار پیدا کرنیکی سعی کی ہے اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے ✻ ✻ ✻ خواجہ کرم داد صاحب جموں نے کئی خریدار بدر کیلئے اپنی کمال کوشش اور ہمت سے عنایت کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ انکو جزاء خیر دیوے۔ اور دینی خدمت کے بجالانے کی توفیق عطاء فرماوے۔ نیز آپنے آئندہ کے لئے فرمایا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں اور بھی خریدار بدر پیدا کرنے کی کوشش کروں گا۔ ہم ان کے اس مستقل [illegible] ✻ ✻ [illegible] (ایڈیٹر)

* اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ جو شخص اس جہان میں اندھا ہے وہ دوسرے جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا۔ یعنی جس کو خدا کا دیدار اس جگہ نہیں اسجگہ بھی نہیں۔ اس آیت کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ جو بیچارے جسمانی طور [illegible] کا نام اندھا رکھا گیا۔ منہ

فرشتوں کا پہرہ

ایک مبارک فال

۱۴۔ جون ۱۹۰۵ء۔ کی رات کو میاں احمد نور افغان نے باغ کے اندر کیمپ مسیح موعودؑ کے گرد پہرہ دیتے ہوئے ایک چور پکڑا۔ چور قریب کے گاؤں کا ایک سکھ جاٹ ہے۔ موٹا تازہ جوان۔ کوئی پانچ چھ من اس کا وزن ہوگا۔ لنگوٹا کستے ہوئے بدن پر تیل ملکر اور ایک بڑا چھرا ہاتھ میں لئے ہوئے معلوم نہیں کس کس بد ارادے کے ساتھ اندھیری رات کے وقت باغ کے اندر آگھسا۔ اگرچہ رات کے وقت باغ کے اندر اور باہر پہرہ ہوتا ہے۔ تاہم پہرہ والا ایک ہی وقت میں سب طرف نگاہ نہیں ڈال سکتا۔ چور خود ہوشیار ہو کر ایسی طرف سے آتا ہے۔ جہاں سے اس کا بچاؤ ہو۔ رات کی تاریکی۔ اس پر گنجان درختوں کی گنجائش پھر باہر نکلکر کھلا میدان۔ ایک مضبوط طاقتور جوان کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا تھے۔ کہ وہ اپنا بچاؤ کر کے بے خبر نکل جائے۔ اور اگر کسی کو خبر بھی ہو۔ تو ایسی طرح بھاگے۔ کہ کوئی پکڑ نہ سکے۔ مگر اس میں خدا کی ایک حکمت تھی۔ کہ باوجود اس قدر سامانوں کے ایک احمد نور نے اتنے بڑے شیطان کو پکڑ کر اس طرح جکڑ دیا۔ جس طرح شیر کے پنجے میں ایک بکری آجاتی ہے۔ اور وہ حکمت یہ تھی۔ کہ آج سے ٹھیک ۴۳ دن پہلے اسی باغ میں اور اسی جگہ جہاں یہ واقع ہوا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اس عاجز کو بلا کر فرمایا تھا۔ کہ آج رات ہم نے رؤیا میں دیکھا ہے۔ کہ میں رات کو اٹھا ہوں۔ پہلے بشیر احمد شریف احمد ملے۔ پھر میں آگے جاتا ہوں۔ کہ پہرے والوں کو دیکھوں۔ تو میں کہتا ہوں۔ یا کوئی کہہ رہا ہے۔ کہ اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں۔ اس رویاء کا حضرت مسیح امام نو علیہ السلام نے کئی مجلسوں میں ذکر کیا۔ چنانچہ یہ رؤیا۔ خدا کی تازہ وحی کی سرخی کے نیچے ۲۷۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے اسی اخبار کے پہلے صفحے پر ٹھیک ۴۳ الفاظ میں درج کی گئی تھی۔ اور آج ۴۳ دن کے بعد اس کا ظہور ہوا۔ خدا نے اپنے فرشتوں کے پہرے کا ایک نمونہ دکھایا۔ چور کا آنا اور پکڑا جانا ممکن ہے۔ کہ کوئی کہے۔ کہ ایک معمولی واقع ہے۔ مگر کیا ۴۳ دن پہلے کی خدا کی دی ہوئی خبر کے مطابق ہونا بھی ایک معمولی بات ہے؟ مرسلان الٰہی کی صحبت ایک نعمت عظمےٰ ہے۔ جس کی قدر صرف ان لوگوں کو ہو سکتی ہے۔ جو رضائے الٰہی کے بھوکے اور پیاسے اور منہاج نبوت سے آگاہ ہیں۔ وہ نادان جو خدا کے قائم کردہ سلسلہ کو تباہ کرنے کے واسطے اندر ہی اندر کمیٹیاں کرتے ہیں۔ اور چوروں کی طرح منصوبے باندھتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے گھات خفیہ کارروائیوں کی ظلمات میں ایسے پوشیدہ ہیں۔ کہ وہ خدا کے مسیح پر اپنا کاری وار کرنے کا یقین رکھتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اس چور کے قصے سے عبرت لے کر اپنا چوری کا پیشہ چھوڑ دیں اور فرشتوں کے پہرے سے ڈریں۔ ورنہ یہاں جیل خانہ ہے اور وہاں جہنم۔ ہمیں ضرورت نہیں۔ کہ اس جگہ ہم ایسے چوروں کا نام لیں ع۔ مرا د ما نصیحت بود۔ کردیم

ہر ایک شخص اپنے دل میں خود سوچ لے گا۔ لیکن اگر کوئی شوقین بہرحال ایسے چوروں کو دیکھنا چاہتا ہے۔ تو وہ ہمارے اس آرٹیکل کے شائع ہونے تلک صبر کرے مثل مشہور ہے۔ "چور کی داڑھی میں تنکا"۔ خود بخود کوئی نہ کوئی بول اٹھیگا۔

مفید اخبار و دلچسپ معاملات ضروری اطلاعات

ہوتی آئی ہے۔ برادر کریم بخش صاحب نت بوٹالہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک زمیندار نے مولوی لوگوں کے بہکانے پر یہ تجویز کی۔ اور سب لوگوں کو اس بات پر آمادہ کیا۔ کہ احمدیوں کا پانی بند کر دو۔ اور تنور سے ان کو روٹی نہ لگانے دو۔ وغیرہ وغیرہ ہر طرح سے دکھ دو۔ اس زور شور کی مخالفت سے ہمیں تو کوئی تکلیف نہ ہوئی نہ ظاہری نہ باطنی۔ اور وہ زمیندار ۲۴۔ مئی ۱۹۰۵ء کو بخار سے بیمار ہو کر ۳۰۔ مئی ۱۹۰۵ء کو اپنا ہی روٹی پانی ہمیشہ کے واسطے بند کرا کر قبر میں داخل ہوا۔

آجکل کئی ایک جگہ سے احمدی احباب کے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ کہ ہمارے شہروں اور گاؤں کے رہنے والوں نے احمدی جماعت کے مخالف ملاں وغیرہ کے بہکانے سے ہمیں کنوئیں سے پانی بھرنا بند کر دیا ہے اور ماشکیوں کو روک دیا ہے۔ اور علیٰ ہذا القیاس تکالیف پہنچانے کی کئی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے مخالف جو صرف ہم سے ہی مخالفت نہیں کرتے۔ بلکہ خدا کے دشمن ہیں۔ کہ اس نے کیوں مرزا صاحب کو اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے رسول بنا کر بھیجا۔ احمدی جماعت کے لوگوں کو حتی الوسع اپنی نفسانی خواہشات اور بے جا تعصب اور ضد سے اذیتیں پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن نادان یہ نہیں سوچتے۔ کہ ایک طرف تو ہم ان کو ہلاک کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسری طرف ہماری مخالفت ہماری کوششوں اور ارادوں کے برعکس نتیجہ نکالتی ہے کہ ہم دن بدن ہلاک ہوتے ہو جاتے ہیں۔ اور ان کو خداوند کریم آئے دن نمایاں ترقی دے رہا ہے۔ جو کہ انکے دلوں کو درانتی کی طرح کاٹتی جاتی ہے۔ جیسا کہ اوپر کی مثال سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اور یہ نہیں سمجھتے۔ کہ خدا سچائی کو اس وقت دنیا میں پھیلا رہا ہے۔ اور کذب کو تباہ کر رہا ہے۔ خواہ کتنی ہی مخالفت کیوں نہ کریں۔ بہرحال جبکہ ان لوگوں نے ہم کو نرالے طریق سے تنگ کرنا شروع کیا ہے۔ اس واسطے خداوند کریم بھی نرالے ہی طریقوں سے ان کو ہلاک کرے گا۔ اے نادانو! اس واقعہ سے عبرت حاصل کرو اور خدا کے ساتھ جنگ کرنے سے باز آجاؤ۔ خوب جان لو۔ کہ اب وہ وقت بالکل قریب آگیا ہے۔ کہ راستباز اور کاذب میں خدا فرق پیدا کر دے۔ ان تمہاری زمینی تدبیروں سے کیا ہو سکتا ہے۔ خدا کی آسمانی تدبیریں خیر و برکت سے بھری ہوئی ہیں۔ وہ اپنے راستباز اور صادق بندے کے لئے ساری دنیا کو ہلاک کر سکتا ہے۔ اور اس کے اور اس کے اصحاب کے لئے آسمان سے پانی اور طعام اتار سکتا ہے ایمان چاہیئے اور خدا پر توکل۔ دیکھو ابن مریم کی قوم کے لئے خدا نے آسمان سے طعام نازل فرمایا۔ لیکن افسوس۔ کہ بدبخت قوم نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔ اے نا سمجھو اس وقت بھی تم میں ابن مریم ثانی موجود ہے۔ اور خدا اس کے اور اس کے احباب کے لئے بھی آسمان سے رحمت کا پانی اور جسم و روح کے لئے غذا نازل فرما رہا ہے۔ پس تم فائدہ اٹھاؤ۔ اس واقعہ سے خصوصاً اس گاؤں کے رہنے والوں کو عبرت حاصل کرنی ضروری ہے۔ ورنہ یاد رکھیں۔ کہ خدا کا عذاب اس وقت آسمان پر بھڑک رہا ہے۔ بدبخت وہ جو خدا کے ان کرشموں سے فائدہ نہ اٹھائے۔ اور مبارک وہ جو خدا کے مرسل کا ساتھ دے۔ والسلام

خاکسار محمد یعقوب احمدی محرر دفتر بدر قادیان

خدا کی تازہ وحی ۔ ۱۶۔ جون ۱۹۰۵ء قبل از نماز صبح۔ میں اپنے مکان میں کمرے کے اندر کھڑا ہوں اس وقت دیکھا کہ باہر ایک عورت زمین پر بیٹھی ہے جو مخالف رنگ میں ہے وہ بہت بری حالت میں ہے اور اس کے سر کے بال مقراض سے کٹے ہوئے ہیں کوئی زیور نہیں اور نہایت ردی اور مکروہ حالت میں ہے اور سر پر ایک میلا سا کپڑا پگڑی کی طرح لپٹا ہوا ہے اسکے ساتھ بات کرنے سے مجھے کراہت آتی ہے نماز صبح کا وقت ہے کہ میں جلدی سے اٹھا ہوں کہ نماز کیلئے چلا جاؤں پھر کیا دیکھتا ہوں میرے ساتھ لیٹی میں پہنچ جا کر پس ہو گیا یہ جلدی اس لئے کی کہ اس عورت کو میرے ساتھ بات کرنیکا موقع نہ ملے پس میں جلدی کے سبب پگڑی کو ہاتھ میں لیا اور پشمینہ کی سرخ چادر اوپر لی اور گھری سے نکلا جب میں اس کے برابر گذرا تو میرے منہ سے یا آسمان سے آواز آئی کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین ساتھ ہی یہ الہام ہوا کہ اس پر آفت پڑی آفت پڑی۔ اور دیکھا کہ وہ عورت ایک نہایت ذلیل شکل میں گر پڑی ہوئی طرح بیٹھی ہے فقط ++ نوٹ۔ یہی عورت معلوم ہوتی ہے جس کے متعلق اسی اخبار

رسید زر

جب سے مطبع کا چارج ہمارے پاس آیا ہے۔ تب سے ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء تک مفصلہ ذیل رقوم بابت چندہ اخبار بدر ہم کو وصول ہوئی ہیں اگر کسی صاحب کی قیمت درج نہ ہوئی ہو۔ تو فوراً مطلع فرماویں تاکہ بعد میں محاسبہ میں دقت نہ پڑے۔ جن اصحاب نے محمد افضل مرحوم کی دفات کے قریب ان کے نام منی آرڈر کئے تھے۔ وہ ہمیں نہیں ملے۔ ڈاکخانہ میں محفوظ ہین۔ ایسے اصحاب کو چاہیئے۔ کہ صاحب پوسٹ ماسٹر قادیان کو خط لکھدین۔ کہ ان کا بھیجا ہوا روپیہ۔ قادیان میں میاں معراج الدین صاحب عمر کو دیدیا جائے۔ کیونکہ وہ روپیہ قیمت اخبار کا ہے۔ اور برادر مرحوم کا ذاتی روپیہ نہیں ہے۔ - مینجر

تاریخ	نمبر خریداری	نام خریدار	شہر	مقام
۱۳ - اپریل ۱۹۰۵ء	ـــــ	احمد الدین کمپونڈر	ایران	عا ۸ر
"	۶	میاں اللہ رکھا	شدگانہ	عا ۶ر
۱۴ "	۱۸۰	حکیم محی الدین	چونیاں	عا ۸ر
۱۵ " "	۱۷۷	میراں بخش درزی	گوجرانوالہ	عا ۸ر
۲۴ "	۶۸۱	عبد الرحمان احمدی	کپورتھلہ	عہ ۵ر
۲۴ "	۱۳۴	محمد الہی صاحب	کوہاٹ	ے ر
۲۴ "	۱۲۲۷	نصیر احمد ولد شیخ محمد	چکرانٹہ	عا ۸ر
۲۴ "	۳۷۵	منشی گلاب الدین	رہتاس	۳ر
۲۵ "	۹۶	محمد ابراہیم صاحب	کراچی	عہ ۸ر
۲۵ "	۷۹	بابو خیر الدین صاحب	کوہاٹ	ے ر
۲۶ "	۲۱۹	میاں محمد بن محمد خلیل	بمبئی	عا ۶ر
۲۷ "	۴۱۵	صاحب دین صاحب	تہال	عا ۶ر
"	۶۱	اللہ رکھا صاحب	کھیر گاؤں	عا ۸ر
۲۸ "	۶۸۰	بابو غلام حسین صاحب	ٹوبہ ٹیک سنگھ	عا ۸ر
یکم مئی	۱۶۸	عبد اللہ ولد غلام نبی	ملتان	عا ۸ر
۳ "	۴۳۶	انوار حسین خاں صاحب	شاہ آباد	عہ ۴ر
" "	۴۳۷	ابو النصر آہ دہلوی	بمبئی اعانت ۸ر	عا ۸ر
۵ "	۴۲۳	منصب علی شاہ صاحب	پہلور	عا ۸ر
" "	۱۶۳	نذیر الدین صاحب	بماموصہ اعانت	عہ
" "	۵۹۰	خدا بخش صاحب	راولپنڈی گکٹ	۱۰ر
۶ " "	۴۱۳	صفدر حسین صاحب	چکروتہ	عا ۸ر
" "	۴۳۹	فتح الدین صاحب	پالم پور	عا ۸ر
" " "	۴۴۶	میاں عبد اللہ صاحب	شکاکہ	عا ۴ر
۸ " "	ـــــ	میراں بخش صاحب - معرفت حکیم فضیلین		ع ۰ر
۹ " "	۴۲۸	مہر الدین و احمد الدین صاحب	چندیاں	عا ۸ر
" " "	۴۱۶	ترکی شاہ صاحب	حیدرآباد	عا ۸ر

تاریخ	نمبر خریداری	نام خریدار	شہر	قیمت
۱۰ مئی ۱۹۰۵ء	۱۷۱	خان محمد ڈپٹی انسپکٹر	پہلور	عا ۸ر
" "	۴۴۲	قاضی محمد اکبر صاحب	پہلور	عا ۸ر
۱۱ " "	۲۹	دوست خاں صاحب	قلات	عا ۸ر
۱۲ " "	۲۲۶	چودہری اکبر علی خاں صاحب	تلونڈی	عا ۸ر
۱۲ " "	۲۵	منشی مولا بخش صاحب	سنگھول	عا ۸ر
" " "	۵۵	محمد منظور الٰہی صاحب	بھٹنڈہ	عہ ر
" "	۴۰	عزیز احمد خاں صاحب	شاہ آباد	عا ۸ر
" "	۳۲	چودہری غلام حسین	چونڈہ	عا ۸ر
" "	۷۷۶	مرزا ظہور بیگ صاحب	شاہجہانپور	عا
۱۵ " "	۰۰۰	خدا بخش صاحب	ڈہری رلیوٹ	عا ۸ر
" "	۳۰	مرزا محمد شفیع صاحب	بھٹنڈہ	عا ۸ر
۱۷ "	۵۴	میاں سراج الدین صاحب	اٹاوہ	للعہ
" "	۶۴	عبد الواحد صاحب خانساماں	بنارس	عہ ۴ر
۲۰ "	۶۱۵	منشی عبد الخالق صاحب	کوٹلہ مغلاں	ے ر
" "	۶۱۶	منشی ولی محمد صاحب	ڈیرہ غازیخاں	ے ر
" "	۱۲	منشی فیاض علی صاحب	کپورتھلہ	عہ ۴ر
" "	۶۰	سیٹھ محمد اسماعیل صاحب آدم	بمبئی	عا ۸ر
۲۱ " "	۶۶	سردار خاں صاحب	کپورتھلہ	عا ۸ر
۲۳ " "	۱۴	مہتمم کتب خانہ	سکندرآباد دکن	عا ۸ر
۲۵ " "	۲۷	شیخ ضیاء اللہ صاحب	مانسہرہ	عا ۸ر
" "	۳۵	گلاب الدین صاحب	رہتاس	سہ ر

تعبیر الرؤیا

بعد نماز جمعہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب سیکنڈ ماسٹر مدرسہ اکونہ ضلع بھڑائچ نے اپنا رؤیا حضرت کے آگے عرض خدمت کیا "کہ رات میں نے حضور ؑ کی زیارت عالم رؤیا میں کی۔ اور حضور ؑ نے دست خاص سے کچھ مٹھائی کی قسم سے جس میں گری وغیرہ ملی ہوئی تھی۔ مجھے عنایت فرمایا میں اُسے دیکھ رہا تھا۔ کہ آنکھ کھل گئی۔ حضرت میں نے اُسے کہا یا نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ شکر کرو۔ مل تو گیا"

ایک اور رؤیا۔ تھوڑا عرصہ ہوا۔ میں نے ایک اور دیکھا تھا۔ "حضور چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ مفتی محمد صادق صاحب حضور کے پاس بیٹھے کسی کتاب میں سے کچھ سنا رہے ہیں۔ میں جونہی سامنے آیا۔ حضور نے فرمایا "دیا شنکر ہے"۔ مفتی صاحب نے عرض کی۔ حضور عبد الرحیم ہے"۔ حضرت مجھے دیا شنکر کیوں کہا گیا؟ فرمایا۔ رحمت الٰہی کا نشان ہے

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں۔ اور اس التماس کو توجہ سے سُنیں برادر مرحوم مارچ کے اخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے اُنکے ایام بیماری میں اور اُنکے وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کئے۔ وہ سب اس جگہ ڈاکخانہ میں محفوظ ہیں ہم کو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہیں۔ کہ روپیہ ہم کو ملگیا ہے۔ اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہین۔ لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ۱۵ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا۔ عرض ہے۔ کہ وہ پوسٹ ماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں۔ کہ وہ روپے میاں معراج الدین عمر صاحب پروپرائیٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تھا۔ بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا۔

مینجر بدر

اعلان

بنام جملہ صاحبان جو محمد افضل مرحوم کیساتھ کچھ معاملہ رکھتے تھے

بابو محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار البدر میں میرے ساتھ حصہ کارکردگی کے شریک تھے۔ اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا۔ اور پریس ہی میں سے صرف اخبار ہی کے لئے کر دیا ہوا تھا۔ ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ الصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور نہ ہے۔ یہ تمام اُن کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ پر تھے۔ جس میں نہ میرے مشورے اور نہ میری رائے کو کسی طرح کا دخل تھا۔ ہمراہ اسباب اگر کسی صاحب کی کوئی کتاب دفتر میں آگئی ہے۔ تو ملکیت کا ثبوت بہم پہنچانے سے وہ اُن کو دینے میں ہمیں کوئی عذر نہیں۔ اس کے متعلق مینجر اخبار بدر سے خط و کتابت کر کے فیصلہ طے کریں

خاکسار میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر بدر

براہین احمدیہ

کی چاروں جلدیں خوش خط عمدہ کاغذ پر میاں معراج الدین عمر۔ لاہور۔ نو لکھا۔ لاہور سے پونے تین روپے قیمت میں مل سکتی ہین

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر - پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا